سوال

(366)چرمہائے قربانی کا صحیح مصرف

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چرمہائے قربانی کا صحیح مصرف کیا ہے۔ ہمارے ہاں بعض تنظیموں کی طرف سے عید الاضحی سے پہلے وعدہ کی رسیدیں تقسیم کی جاتی ہیں ، کیا اس طرح کی وعدہ رسیدیں ملنے سے ہم پابند ہوجاتے ہیں کہ انہیں کو قربانی کی کھال دی جائے یا اپنی صوابدید کے مطابق انہیں تقسیم کریں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چرمہائے قربانی کا صحیح مصرف گردوپش کے غرباء ومساکین ہیں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سواونٹ ذبح کئے اوران کی کھالوں کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انہیں صدقہ کے طورپر تقسیم کردیا جائے۔ [صحیح بخاری ، الحج : ۱۷۱۸]

اس کی تفصیل بایں الفاظ وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ قربانی کے اونٹوں کی دیکھ بھال کریں ، نیز ان کا گوشت ، کھالیں اور جلیں مساکین میں تقسیم کردیں اورقصاب کو بطوراجرت ان کھالوں سے کچھ نہ دیں ۔ [صحیح مسلم ، الحج : ۱۳۱۷]

اس فرمان نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کی کھالوں کے حق دار غرباء اور مساکین ہیں اور یہ حق انہی نادار اور غریبوں کو ملنا چاہیے ۔ ہمارے ہاں عام طور پر مندرجہ ذیل مصارف پر ان کھالوں کو خرچ کیا جاتا ہے جو اسوۂ حسنہ کے بالکل منافی ہے ۔

1۔ ائمہ مساجد اوران کے خطبا کی تنخواہ پر انہیں صرف کر لیا جاتا ہے ۔

2۔ مقامی بچوں کی تعلیم پر اٹھنے والے اخراجات ان سے پورے کئے جاتے ہیں ۔

3۔ مقامی لائبریریوں کی توسیع اور مساجد کی تعمیر وترقی پر انہیں خرچ کیا جاتا ہے ۔

4۔ سیاسی جماعتیں بھی سیاست چمکانے کے لئے ان کھالوں کو استعمال کرتی ہیں ۔

5۔ جہادی تحریکیں بھی قربانی کے ایام میں سرگرم عمل ہوتی ہیں وہ بھی کھالوں کو اکٹھا کرنے میں تگ ودو کرتی ہیں ۔

بعض جہادی تنظیموں کا طریقہ واردات سوال میں ذکر ہوا ہے کہ ان کے افراد قربانی سے پہلے لوگوں سے انفرادی ملاقات کرکے وعدہ کی رسیدیں ان کے ہاتھ میں تھما دیتے ہیں تاکہ اسے پابند کردیا جائے ۔ مذکورہ تمام مصارف کے سلسلہ میں ہمیں ہوشیار رہنا چاہیے اور قربانی کی کھالیں صرف غرباء اور مساکین اور بیواؤں کا حق ہے ، مقامی طلبا، مساجد، ائمۂ کرام، خطبائے عظام، مقامی لائبریریاں ، سیاسی جماعتیں اور جہادی تنظیمیں ان کی حق دار نہیں ، ہاں ، اگر مقامی جماعت انتہائی کمزور ہو اور امام مسجد کی تنخواہ اتنی کم ہو کہ اس سے گزراوقات نہ ہوسکے اور اس کا اور کوئی ذریعہ معاش بھی نہیں ہے تو اسے دیگر غرباء و مساکین کی طرح بقدر حصہ کھالیں دی جاسکتی ہیں ، اسی طرح اگر مجاہدین مفلوک الحال ہوں تو ان کی غربت و ناداری کے پیش نظر بقدر حصہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ مقامی غرباء و مساکین کو نظر انداز کرکے تمام کھالوں پر یہی حضرات قبضہ کرلیں ، واضح رہے کہ اگر کسی نے اپنی سادگی کی وجہ سے وعدہ رسید وصول کرلی ہے تو وہ اس کا پابند نہیں ہوجاتا بلکہ اسے چاہیے کہ اپنی صوابدید کے مطابق قربانی کی کھال کو صحیح جگہ پر صرف کرے ۔ قربانی کی کھال سے قربانی کرنے والا خود بھی فائدہ اٹھاسکتا ہے اگر وہ اس کا مصلیٰ یا مشکیزہ بنا کر اپنے استعمال میں لانا چاہے تو لاسکتا ہے ، اسے فروخت کرکے اس کی قیمت کو اپنے ذاتی استعمال میں لانا درست نہیں ہے اور نہ ہی اس کھال کو اجرت کے عوض قصاب کو دینا چاہیے ، بلکہ اسے مزدوری اپنی گرہ سے دی جائے ، جیسا کہ حدیث بالا سے واضح ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:379